ہو سکتے ہیں مثال کے طور پر اگر کوئی شخص صلاۃ میں سورت فاتحہ کی بجائے جو اس کا ابجدی نمبر نام نہاد مسلمانوں نے نکال رکھا ہے یعنی ۱۰۱۸۹ پڑھ لے تو ظاہر ہے اس کی صلاۃ نہیں ہوگی؟ اگر کسی کافر کو قرآن کا اعجاز وبلاغت بتانا مقصود ہو تو قرآن کی تلاوت کی جگہ نمبرات اور گنتیاں کافی نہیں ہوں گی' یہ کتنی تعجب خیز بات ہے کہ کسی شخص کو اس کے نام کی بجائے اس کے نام کے ابجدی نمبر سے پکارنا سب سے بڑی توہین ہوتی ہے جبکہ قرآن کے نمبرات نکالنا قرآن کی سب سے عظیم خدمت سمجھی جارہی ہے۔

٦- اکثر تعویذ گنڈہ دینے والے چلہ کشی کرتے ہیں جس میں شیطانوں کو خوش کرنے کے لئے ان کی پرستش کی جاتی ہے خلاف شرع بہت سارے کام انجام دیئے جاتے ہیں جن کو اگر بیان کیا جائے تو سادہ لوح مسلمان کو یقین نہیں آئے گا' جن وشیاطین کے ذریعہ اور کبھی اپنی مکاری وشعبدہ بازی کے بل بوتے علم غیب کا دعوی بھی کیا جاتا ہے حالانکہ غیب کا علم صرف اللہ رب العالمین کے پاس ہے ارشاد ربانی ہے: اللہ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں اس کے علاوہ ان کو کوئی نہیں جانتا[الأنعام:۵۹] شیطانوں کا نزول بھی جھوٹے بدکار شخص ہی پر ہوتا ہے ارشاد ربانی ہے: کیا میں تم کو یہ نہ بتلاؤں کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں ہر جھوٹے بدکار پر اترتے ہیں سنی سنائی بات ان کے کانوں میں ڈال دیتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں[الشعراء:۲۲۱-۲۲۳] اور عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا: وہ کچھ نہیں ہیں انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول بعض اوقات تو وہ ٹھیک بات بتاتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اس ٹھیک بات کو کبھی کوئی جن لے اڑتا ہے اور جا کر اپنے دوست کے کان میں پھونک دیتا ہے پھر وہ اس میں سو جھوٹ کی آمیزش کر دیتا ہے اور لوگوں کو صرف ایک سچی بات یاد رہتی ہے[بخاری ومسلم]

۷- تعویذ گنڈہ دینے والوں میں ایسے بھی ہوتے ہیں جو شریعت سے بغاوت کی زندگی گذارتے ہیں صوم وصلاۃ کے پابند نہیں ہوتے نسوار تمباکو' پان اور نشہ وغیرہ کے عادی ہوتے ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر بہت سے جاہل مسلمان غیر مسلموں سے تعویذ گنڈہ لینے میں بھی دریغ نہیں کرتے ظاہر ہے کافر اپنے دیوی دیوتاؤں ہی کی دہائی دے گا اور منتر جنتر ہی تعویذ اور جھاڑ پھونک میں استعمال کرے گا۔

۸- تعویذ گنڈہ دینے والوں میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو کسی عورت پر آسیب کا بہانہ کرکے تنہائی میں اس کا علاج کرنا چاہتے ہیں جو سراسر ناجائز ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ہرگز کوئی مرد کسی (اجنبی) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ ملے اور نہ ہی کوئی عورت بلا محرم سفر کرے[بخاری ومسلم] اسی طرح آپ ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا کہ دو اجنبی مرد وعورت جب تنہائی میں ہوتے ہیں تو ان کا تیسرا شیطان ہوتا ہے اور اس بات سے سبھی واقف ہیں کہ شیطان کبھی بھی عفت وپاکدامنی کا حکم نہیں دیتا ہے۔

بعض شبہات کا ازالہ: جو لوگ قرآنی تعویذ کو جائز سمجھتے ہیں ان کی طرف سے کچھ شبہات پیش کئے جاتے

ہیں جن میں سب سے بڑا شبہہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ رب العالمین نے قرآن کو شفاء کہا ہے لہذا جب وہ شفاء ہے تو اسے بطور تعویذ استعمال کرنے میں کیا حرج ہے؟ بلاشبہہ اللہ رب العالمین نے قرآن میں شفاء رکھا ہے لیکن شفاء کا طریقہ بھی اپنے رسول ﷺ کو بتادیا ہے اور وہ دم کرنا ہے جیسے کہ دوا میں شفاء ہے اور ہر دوا کے استعمال کا الگ الگ طریقہ ہے جب دوا ڈاکٹر کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق استعمال کی جائے گی تو اس میں شفاء ہوگی ورنہ وہ دوا شفاء کی بجائے موت کا سبب بن سکتی ہے' قرآن سے شفاء حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی اسے خود پڑھے یا کسی موحد بندے سے پڑھوائے' کافر ومشرک قبر پرست اور بدعمل سے دم کروانا جائز نہیں ہے' نبی کریم ﷺ کا معمول تھا کہ آپ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں پر سورت الإخلاص' سورت الفلق اور سورت الناس پڑھ کر پھونکتے پھر اپنے جسم مبارک پر جہاں تک ہاتھ پہنچتا پھیر لیتے تھے[بخاری ومسلم] سورت فاتحہ آیت الکرسی' سورت بقرۃ کی آخری دو آیتیں' نبی کریم ﷺ سے ثابت شدہ دعائیں اور صبح وشام کے اذکار شیطان' جادو' اور نظر بد سے حفاظت کے لئے اکسیر کا کام کرتی ہیں' جس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ ان کو پڑھ کر دم کرلیا جائے نا کہ اسے تعویذ بنا کر در و دیوار یا جسم کے کسی حصہ میں لٹکایا جائے۔

دوسرا شبہہ: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا عمل پیش کیا جاتا ہے حالانکہ ان کا عمل ثابت نہیں ہے بلکہ ضعیف ہے اور اگر اسے صحیح تسلیم کر بھی لیا جائے تو بھی انکا یہ عمل دلیل نہیں بنتا کیونکہ وہ تعویذ کی نیت سے نہیں بلکہ اپنے نابالغ بچوں کو تعلیم کی غرض سے کاغذ کے کسی ٹکڑے یا تختی میں لکھ کر ان کے گلے میں لٹکاتے تھے وہ بھی قرآن کی کوئی آیت نہیں بلکہ یہ دعا (أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَهَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ) ہوتی تھی تاکہ بچے اسے یاد کرلیں' جبکہ آج نابالغ نہیں بلکہ ایسے لوگ بھی تعویذ لٹکاتے ہیں جو درجنوں بالغ اولاد کے باپ ہوتے ہیں' نیز لکھی ہوئی یہ دعا ہر شخص پڑھ سکتا تھا اسے دیکھ سکتا تھا اسے کسی کپڑے میں تعویذ بنا کر محفوظ نہیں رکھتے تھے' اور آخری بات یہ کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ جنکے نام پر آج ہر قسم کی تعویذوں کو جائز قرار دیا جاتا ہے اگر وہ دور حاضر کی قرآنی تعاویذ دیکھتے تو بہرصورت اسے جائز قرار نہیں دیتے۔

قارئین کرام: قرآن کی آواز جب شیطان کے کانوں سے ٹکراتی ہے تب اس پر اثر ہوتا ہے نا کہ تعویذ بنا کر لٹکانے سے' اگر کوئی شخص پورے قرآن کو گلے میں لٹکاتا پھرے یا گھر میں سجا کر رکھدے اور اس کی تلاوت نہ کرے تو کبھی بھی شیطان پر اس کا اثر نہیں ہوگا اور نہ ہی شیطان اس گھر سے بھاگے گا' نبی کریم ﷺ نے گھروں سے شیطان کو بھگانے کے لئے خصوصیت کے ساتھ سورت بقرہ کی تلاوت کا حکم دیا ہے' اگر صرف قرآن رکھنا ہی کافی ہوتا تو ہر مسلمان کے گھر میں قرآن رہتا ہے یہ بھی یاد رہے کہ ایک مسلمان کے لئے کتاب وسنت دلیل ہے نہ کہ کسی کا عمل خواہ وہ کوئی بھی ہو اللہ تعالی سب کو صحیح سمجھ دے۔

اُردو

تعویذ وگنڈہ کی شرعی حیثیت

حكم التمائم في الإسلام

اعداد وترتیب: مختار احمد مدنی

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد
وتوعية الجاليات بالجبيل
Jubail Da'wah & Guidance Center
Al Rajhi Bank: 1466080 10000219
www.jubail-dawah.com Info@jubail-dawah.com
Tel. 3625500 Fax. 3626600

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرنے سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام میں نہ صرف شرک وبدعت کی ہولنا کیاں اور اس کی تباہ کاریاں بیان کی گئی ہیں بلکہ ان تک پہنچانے والے تمام راستوں کو بھی بند کر دیا گیا ہے نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو غلو و بیجا عقیدت سے بڑی سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے اور جب بھی عقیدہ توحید پر کوئی آنچ آئی ہے تو آپ ﷺ نے فوراً اس کی سختی سے تردید کی ہے وہ مشہور واقعہ جس میں چند کم سن بچیوں نے آپ ﷺ کی شان میں مدح سرائی کرتے ہوئے جب حقیقت کا دامن چھوڑ دیا اور یہ کہہ دیا کہ ہمارے درمیان ایسے نبی ہیں جو کل کی باتیں جانتے ہیں تو آپ ﷺ نے انہیں فوراً اس سے منع کر دیا' اور جب کسی نے آپ ﷺ کے بارے میں یہ کہہ دیا کہ وہی ہوگا جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں تو آپ ﷺ نے بروقت اس کی تردید کی اور فرمایا تو کتنا برا خطیب ہے' کیونکہ ایسی باتوں سے توحید کا آبگینہ چکنا چور ہو کر شرک کے بند دروازے کھل رہے تھے' اس طرح کے مزید واقعات سیرت میں موجود ہیں لیکن افسوس ہے ان نام نہاد مسلمانوں پر جنہوں نے اسلام کی اتنی سچی اور واضح تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا اور شرک وبدعات کی غلاظتوں سے توحید کے چشم صافی کو مکدر کر کے رکھ دیا' قبروں اور آستانوں سے تبرک حاصل کرنا' ولیوں اور بزرگوں کے نام نذر و نیاز اور ذبیحہ پیش کرنا' ان کی قسمیں کھانا' قبروں کا سجدہ کرنا' وہاں چڑھاوے چڑھانا آج مسلمانوں کے دین کا جزء لاینفک بن کر رہ گیا ہے اور دور جاہلیت کے کتنے ایسے اعمال ہیں جنھیں آج کا مسلمان دین کے نام پر انجام دیتا ہے' بدفالی' نحوست' فال گیری اور تعویذ گنڈہ یہ سب جاہلی اعمال ہیں' ظاہر ہے یہ سارے اعمال عقیدہ توحید اور توکل علی اللہ کے خلاف ہیں اس لئے اسلام میں ان کی بڑی سخت ممانعت ہے آیئے سطور ذیل میں تعویذ کسے کہتے ہیں اس کے استعمال کا کیا حکم ہے کتاب وسنت کی روشنی میں اس کا جائزہ لیا جائے۔

تعویذ کی تعریف: عربی زبان میں تعویذ کو تمیم یا تمیمہ کہتے ہیں عربی لغت کی مشہور ڈکشنری لسان العرب میں ہے کہ تمیم تعویذ کو کہتے ہیں اس کی واحد تمیمہ آتی ہے' حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تمائم تمیمہ کی جمع ہے اس سے مراد وہ دانے اور مالے ہیں جو گلے میں لٹکائے جاتے ہیں اہل عرب زمانہ جاہلیت میں عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ تعویذیں آفات ومصائب کو روک دیتی ہیں [فتح الباری ۱۰/ ۱۶۶] اردو میں تعویذ کا اطلاق ان چیزوں پر ہوتا ہے جنھیں نظر بد' آسیب وامراض سے محفوظ رہنے کے لئے لٹکایا جاتا ہے' اور جہاں تک عربی میں تعویذ کا معنی ہے تو اللہ کی پناہ چاہنے کے معنی میں مستعمل ہے جیسے معوذتین یعنی سورت الفلق وسورت الناس پڑھنا' لٹکانے اور باندھنے کے معنی میں نہیں ہے اس لئے اس سے ہرگز دھوکہ نہیں کھانا چاہیئے۔

تعویذ گنڈہ کا شرعی حکم: تعویذ گنڈہ کا استعمال حرام ہے ارشاد ربانی ہے: اگر اللہ تمہیں کسی قسم کی تکلیف پہنچائے تو اللہ کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں' اور اگر وہ تمہیں کوئی نفع پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے [الأنعام: ۱۷] نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے (مَنْ عَلَّقَ تَمِيْمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ) جس نے تعویذ لٹکائی اس نے شرک کیا [مسند احمد' صحیح الجامع ۶۲۷۰' سلسلہ صحیحۃ ۴۹۲] عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو تعویذ گنڈہ لٹکائے اللہ اس کی مراد پوری نہ کرے اور جو کوڑی (گھونگھا سیپی وغیرہ) لٹکائے اللہ اس کو سکون وراحت نصیب نہ کرے [مسند احمد و مستدرک حاکم وصححہ ووافقہ الذہبی] اور رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اے رویفع شاید تمہاری عمر دراز ہو تم اس شخص کو جو اپنی داڑھی میں گرہ لگائے یا تانت لٹکائے یا چوپائے کی لید یا ہڈی سے استنجاء کرے یہ بتا دینا کہ محمد ﷺ اس سے بری ہیں [صحیح سنن نسائی ح/ ۴۶۹۴] ابو بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے تو آپ ﷺ نے ایک قاصد بھیج کر لوگوں کو حکم فرمایا: کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت کی مالا یا کوئی بھی مالا باقی نہ رہے بلکہ اسے کاٹ دیا جائے [بخاری ومسلم] زمانہ جاہلیت میں جانوروں کو نظر بد سے بچانے کے لئے ان کی گردنوں میں تانت وغیرہ کی مالائیں لٹکا دی جاتی تھیں اس لئے آپ ﷺ نے اسے کاٹنے کا حکم دیا۔ زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ان کے شوہر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب گھر تشریف لاتے تو دروازہ پر آواز دیدیتے تاکہ ہم میں اچانک کوئی ایسی چیز نہ دیکھ لیں جو انہیں ناگوار لگے' وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن وہ آئے اور حسب عادت آواز دی اس وقت میرے پاس ایک بوڑھی عورت تھی جو مجھے واہنہ (ایک وبائی بیماری) سے جھاڑ پھونک کر رہی تھی' میں نے اس عورت کو چارپائی کے نیچے چھپا دیا' وہ میرے پاس آئے اور بغل میں بیٹھ گئے' انہوں نے میرے گلے میں ایک دھاگا دیکھا' جس کے بارے میں انہوں نے سوال کیا تو میں نے کہا یہ وہ دھاگا ہے جس پر میرے لئے دم کیا گیا ہے' یہ سن کر انہوں نے اسے پکڑ کر کاٹ دیا اور فرمانے لگے عبداللہ کا خاندان شرک سے بے نیاز ہے' میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: (اِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ) (شرکیہ) جھاڑ پھونک اور تعویذ وگنڈہ اور پریم منتر شرک ہے [مسند احمد' صحیح ابوداؤد ح/ ۳۲۸۸] عیسی بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن عکیم (رضی اللہ عنہ) کے پاس عیادت کے لئے گئے ان سے کہا گیا کہ کوئی چیز آپ پہن لیں؟ تو وہ کہنے لگے میں کیسے کوئی چیز پہنوں جبکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے (مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئاً وُكِّلَ اِلَيْهِ) جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اسی کے سپرد کر دیا گیا [حسن ہے مسند احمد' صحیح سنن ترمذی] مذکورہ بالا نصوص سے کوڑی گھونگھا' تانت' اور دھاگا وغیرہ لٹکانے کی واضح حرمت ثابت ہوتی ہے۔

تعویذ کی دو قسمیں ہیں اگر تعویذ شرکیہ باتوں پر مشتمل ہو یا نجومی وکاہن یا غیر مسلم سے لی گئی ہو تو وہ

بالاجماع حرام اور شرک ہے' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کسی قیافہ شناس (گمشدہ اشیاء وغیرہ کی خبر دینے کا مدعی) یا کاہن کے پاس جائے اور اس کی کہی ہوئی باتوں کی تصدیق کرے تو اس نے محمد (ﷺ) پر نازل شدہ شریعت کا انکار کر دیا [صحیح الجامع ح/ ۵۸۱۵] اور اگر ان کی باتوں کی تصدیق نہ کرے بلکہ صرف تسلی کی خاطر ان کے پاس جائے اور کوئی بات پوچھے تو اس کی سزا یہ ہے کہ چالیس دنوں کی صلاۃ (نماز) قبول نہیں ہوتی ہے۔ [صحیح مسلم] **دوسری قسم:** قرآن کریم اور ماثور دعاؤں کی تعویذ ہے اس کا استعمال بھی حرام وناجائز ہے کیونکہ آپ ﷺ نے ہر قسم کی تعویذ لٹکانے کو حرام قرار دیا ہے' اگر قرآن کی تعویذ جائز ہوتی تو جس طرح آپ ﷺ نے قرآنی آیات وماثور دعاؤں پر مشتمل اور غیر شرکیہ جھاڑ پھونک کو جائز قرار دیا ہے ٹھیک اسی طرح قرآنی آیات وماثور دعاؤں کی تعویذ کو بھی آپ ﷺ جائز قرار دے دیتے۔

۲۔ قرآنی آیات پر مشتمل تعویذ لٹکانے میں قرآن کریم کی توہین وتحقیر ہے کیونکہ آدمی ناپاک بھی ہوتا ہے' قضاء حاجت کے لئے بیت الخلاء میں جاتا ہے' بیوی کے پاس بھی جاتا ہے تعویذ پہن کر سوتا بھی ہے جس میں تعویذ اس کے جسم کے نیچے آجاتی ہے مذکورہ ساری صورتوں میں قرآنی آیات کی توہین ہوتی ہے جبکہ ہمیں قرآن کے احترام کا حکم دیا گیا ہے۔

۳۔ قرآنی تعویذ کے بہانے غیر قرآنی یعنی شرکیہ تعویذ کا دروازہ کھلتا ہے جو سراسر حرام ہے جیسا کہ آجکل عام ہے کہ ننانوے فیصد تعویذیں شرکیہ عبارتوں' طلاسم' الٹی سیدھی لکیروں' نمبرات اور غیر واضح عبارات وکلمات پر مشتمل ہوتی ہیں ایسی تعویذ جو صرف قرآنی آیات پر مشتمل ہو اس کی نسبت ایک فیصد سے بھی کم ہوتی ہے اور فقہ اسلامی کا مشہور اصول ہے (ما أدى الى الحرام فهو حرام) یعنی جو حرام تک لے جائے وہ بھی حرام ہے' اس لئے سد ذرائع کا تقاضا ہے کہ کسی بھی قسم کی تعویذ جائز نہ ہو۔

۴۔ اکثر صحابہ کرام ہر قسم کی تعویذ سے منع فرماتے تھے جیسے خلفائے راشدین' عبداللہ بن عباس' اور عبداللہ ابن مسعود' حذیفہ بن الیمان' عقبہ بن عامر اور عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہم وغیرہ۔

۵۔ آج قرآن کے نام پر جو تعویذیں لکھی جاتی ہیں اگر ان کا جائزہ لیا جائے اور انہیں کھول کر دیکھا جائے تو حیرت ہوتی ہے کیونکہ قرآن کے نام پر شرک وکفر کی تجارت کی جاتی ہے' ننانوے فیصد تعویذوں میں شرکیہ کلمات' ۷۸۶' ٹیڑھی لکیریں' مربعات جن میں نمبرات درج ہوتے ہیں یہ ساری خرافات آج کی قرآنی تعویذوں میں موجود ہوتی ہیں جو سراسر حرام وناجائز ہے' بفرض محال اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ وہ قرآنی آیات ہی کے نمبرات ہوتے ہیں تو بھی حرام ہے کیونکہ یہ قرآن کا مذاق اور اس کی کھلی تحریف ہے' قرآن کریم کا نزول اس لئے نہیں ہوا تھا کہ اس کے نمبرات نکالے جائیں پھر انہیں گلے یا ہاتھ میں باندھ لیا جائے نیز قرآن کے نمبرات میں نہ کوئی معجزہ ہے نہ برکت' اور نہ ہی وہ آیات کے قائم مقام